Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم انوار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۹ شعبان ۱۳۹۹ھ ۱۵ وفا ۱۳۵۸ ہش ۱۵ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۵۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں ۱۱ رفروری کی آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت بحمد اللہ اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے' آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۳ر جولائی ۔ یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر ہدایت ناظر اصلاح و ارشاد مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی۔

نماز جمعہ سے قبل خطبہ میں آپ نے آیت قرآنی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○ (قٓ: ۱۷) کی تشریح فرماتے ہوئے احباب جماعت کو نصیحت کی کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دینِ اسلام کی سربلندی اور عظمت کے لئے تضرع کے ساتھ دعائیں کریں۔ آپ نے اس آیتِ قرآنی کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ تکبر اور مایوسی دو ایسی چیزیں ہیں جو کہ انسان کو خدا سے دُور لے جاتی ہیں اس لئے ان سے بچو۔ خود کو بڑا نہ سمجھو کہ تا کہیں دین کی خدمت سے محروم نہ ہو جاؤ۔ اور نہ ہی نماز' روزے' تہجد اور عبادات کی ادائیگی میں کبھی مایوسی کا شکار ہو کیونکہ مایوسی اور کفر ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں اور ایمان اور مایوسی کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس طرح ایک معصوم بچہ بادل اور بجلی کی کڑک کی وجہ سے اپنی ماں کی گود میں بے اختیار اپنا

(باقی صفحہ ۸ پر)

(باقی صفحہ ۸ پر)

خصوصی درخواستِ دُعا

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ منگلا چند دنوں سے بعارضہ بے خوابی وغیرہ سخت بیمار ہے۔ آجکل لاہور میں زیرِ علاج ہے۔ احباب کرام اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو عاجل و کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

عزیز الرحمٰن منگلا
مربی انچارج ضلع سرگودھا

بحرِ حکمت کے موتی' جوامع الکلم' جواہر الکلام

غفلت اور سُستی کا بہترین علاج استغفار ہے

سابقہ غفلتوں کی وجہ سے کوئی ابتلاء آجائے تو راتوں کو اٹھ کر دعا کرو

ارشادِ باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ (المنافقون آیت ۱۰)

ترجمہ :- اے مومنو! تم کو تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ ۔ (ترمذی)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ سے قبولیتِ دُعا کی اُمید رکھتے ہوئے دُعائیں کرتے رہا کرو اور یہ بات خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی غافل اور لاپرواہ شخص کی دعا کو قبول نہیں کرتا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ان کو ایسے اسباب پیش آجاتے ہیں مثلاً ملازمت یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلمانی حالت میں گزرتا ہے نہ پابندی نماز کی طرف توجہ کرتے ہیں نہ قال اللہ اور قال الرسول سُننے کا موقع ملتا ہے۔ کتاب اللہ پر غور کرنے کا ان کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گزر جاوے تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعتِ ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ پس اس وقت اگر انسان توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کرے تو سمجھو کہ بڑا ہی بدقسمت ہے۔ غفلت اور سُستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں اور سُستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلا بھی آجاوے تو راتوں کو اٹھ اٹھ کر سجدے اور دعائیں کرے اور خدا تعالیٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۰-۳۰۱)

"بابو محمد افضل صاحب نے ہندوستان سے افریقہ کی طرف روانگی کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ بعض غفلت کے مقامات سے وہ شکوک و شبہات و نفسانی ظلمتوں کا ایک دریا ہمراہ لائے تھے اور اب پھر انہی مقامات کو جانا ہے اس لئے دُعا کی جاوے۔ حضرت اقدس نے ایسی مشکلات سے نکلنے کے لئے درج ذیل چار امر بطور علاج بتائے :۔

(۱) قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہنا (۲) موت کو یاد رکھنا (۳) سفر کے حالات قلمبند کرتے رہنا (۴) اگر ممکن ہو تو ہر روز ایک کارڈ لکھتے رہنا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳۴)

پبلشر :- مسعود احمد دہلوی ۔ پرنٹر :- سید عبدالحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ شعبان ۱۳۹۹ھ
۱۵ وفا ۱۳۵۸ ہش
۱۵ جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخرت کے حق میں ایک محکم دلیل اور اس کی وضاحت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیوی زندگی کے عارضی ہونے کو آخرت کے حق میں ایک دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور اسے ایک بہت لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس مثال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ (الزمر آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا ہے پھر اُس کو زمین میں سے چشمے بنا کر چلایا ہے۔ پھر وہ اس کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں اگاتا ہے، پھر وہ پکنے پر آجاتی ہیں تو تُو اسے زرد زرد دیکھتا ہے۔ پھر اللہ اسے خس وخاشاک کی طرح کر دیتا ہے۔ اِس میں عقلمندوں کے لئے بڑی نصیحت ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آسمان سے نازل ہونے والے پانی سے کھیتیوں کے اُگنے، ان کے پکنے اور بالآخر زرد ہو کر خس وخاشاک کی طرح ہو جانے میں عقلمندوں کے لئے کیا نصیحت اور نشان مضمر ہے؟ اِس امر کو اللہ تعالیٰ نے ایک اَور جگہ واضح فرمایا ہے۔ وہ نصیحت یہی ہے کہ جس طرح کھیتی پکنے اور اناج مہیا کرنے کے بعد زرد ہو کر خس وخاشاک میں بدل جاتی ہے اِسی طرح دُنیا کی یہ زندگی عارضی اور آنی وفانی ہے۔ جس طرح زمین ایک دفعہ مُردہ ہونے کے بعد پھر پانی برسنے سے زندہ ہو جاتی ہے اسی طرح انسان مرنے کے بعد ایک اَور عالم میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور وہاں اسے اُس کے اعمال کے مطابق جزاء یا سزا ملے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس نصیحت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (الروم آیت ۵۱)

ترجمہ:۔ پس (اے مخاطب) اللہ کی رحمت کے نشانوں کو دیکھ کہ وہ کس طرح زمین کے مر جانے کے بعد اِس کو زندہ کرتا ہے۔ یقیناً یہی خدا ہے جو (ایک دن) مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اِس حقیقت کو (کہ جس طرح کھیتی پکنے کے بعد وہ زرد ہو کر خس وخاشاک میں بدل جاتی اور ختم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد خدا تعالیٰ پھر آسمان سے پانی نازل کر کے مُردہ زمین کو دوبارہ زندہ کر دکھاتا ہے اِسی طرح اللہ تعالیٰ انسانوں کے اِس دُنیا میں مرنے کے بعد انہیں ایک اَور عالم میں زندہ کر دکھائے گا) ایک اَور جگہ اللہ تعالیٰ نے زیادہ وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (الحدید آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جان لو کہ دُنیا کی زندگی محض ایک کھیل اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اِس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تُو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (ایسے دُنیاداروں کے لئے) سخت عذاب مقرر ہے اور بعض کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضاءِ الٰہی مقرر ہے اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکہ کا فائدہ ہے۔

اِن جملہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی زندگی کے عارضی اور آنی وفانی ہونے کو آخرت کے حق میں ایک محکم دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور کھیتی اُگنے، اس کے پکنے اور پھر زرد ہو کر خس وخاشاک میں تبدیل ہونے کی نہایت لطیف مثال کے ذریعہ اسے ذہن نشین کرایا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِن جملہ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے اِس مثال میں پوشیدہ حقائق ومعارف کو بہت وجد آفریں انداز میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دوسری دلیل اُس زمانہ (یعنی آخرت) کے وجود پر یہ ہے کہ جس طرح ہر کھیت میں سبزہ نکلتا ہے جو خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر پھر ایک زمانہ اُس پر آتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ زرد ہو کر خشک ہونے لگتا ہے۔ اور پھر اُس پہ ایک دوسری حالت آتی ہے کہ وہ گرنے لگتا ہے۔ تو اُس وقت جب اِس طرح نقصان ہونے لگتا ہے تو بونے والا انسان اسے خود ہی کاٹ ڈالتا ہے تا ایسا نہ ہو کہ وہ اِس طرح پر اُڑ اُڑ کر ضائع ہو جائے۔ ایسا ہی دُنیا خدا تعالیٰ کا کھیت ہے۔ جس طرح زمیندار مصلحت اور انجام بینی سے کبھی اپنے کھیت کو کچا ہی کاٹ لیتا ہے اور کبھی ذرا پختہ ہونے پر کاٹتا ہے اِس طرح ہم انسان بھی پرورش پا کر خداوندی مشیّت اور ارادہ کے موافق ٹھیک اپنے اپنے وقت پر کاٹے جاتے ہیں۔ زمیندار کے فعل سے سبق اور عبرت حاصل کرنی چاہیئے کیونکہ انسان کی زندگی کا بھی ٹھیک یہی طرز ہے۔ جس طرح سے بعض دانے اُگنے بھی نہیں پاتے بلکہ زمین کے اندر ہی ضائع ہو جاتے ہیں اسی طرح بعض بچے شکمِ مادر میں ہی ضائع ہو جاتے ہیں۔ پھر بعض دانے پیدا ہونے کے چند روز بعد ضائع ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اِسی قانون اور عمل کے موافق انسان بھی بچہ، جوان اور بوڑھا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کی درانتی اسے وقتاً فوقتاً مصلحتِ الٰہی سے کاٹتی رہتی ہے۔ کبھی بچے بھی مرتے ہیں جن کو کہتے ہیں کہ اٹھرا سے مر گئے۔ صحیح البدن اور توانا اور جوان بھی مرتے ہیں۔ پھر عمر رسیدہ ہو کر پیر ناتواں بھی آخر مر جاتے ہیں۔

غرض یہ سلسلہ قطع وبرید کا دُنیا میں ایسا جاری ہے جو ہر آن انسان کو سبق دیتا رہتا ہے کہ دُنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔ یہ بھی ایک دلیل اُس زمانہ (یعنی آخرت) کی آمد پر ہے۔"

(ملفوظات صفحہ ۲۳۴ تا صفحہ ۲۳۶)

وقفِ جدید اور ہماری ذمّہ داری

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقفِ جدید کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"جو ہماری ذمّہ داری ہے جب تک ہم اس کو پوری طرح ادا نہ کریں ہم اللہ تعالیٰ کے پورے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔"

خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی دینی اور جماعتی ذمّہ داریاں پوری طرح ادا کرنے کی ہمّت دے تا کہ ہم سب اس کے پورے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ پر افترا باندھنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب، شاہد گورداسپوری سابق مبلغ افریقہ وامریکہ

قسط نمبر ۲

پھر آپ نے اپنے رسالہ اربعین میں تحریر فرمایا۔

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں جو ان کے ہاتھوں سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو کر دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں۔ ان کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا تو اس امت پر رحم کر آمین"

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ صفحہ ۱۲)

حیرت کی بات تو یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ دشمنانِ احمدیت کے سامنے قرآن مجید میں صدہا مثالیں اس امر کی موجود ہیں کہ خدا کے کلام کی تکذیب کرنے والوں کا حشر کیا ہوا۔ اور وہ کس طرح خدائی غضب کے اس کی سزا کے مورد ہوئے۔ پھر جماعت احمدیہ کی تاریخ میں مختلف اوقات میں مخالفین کی طرف سے جماعت کے خلاف شور قیامت برپا کیا گیا۔ اور ہر بار ایک ظاہر بین انسان نے یہی سمجھا کہ اب کی بار یہ جماعت تباہی سے نہیں بچ سکتی۔ اس کا انجام بھی انہوں نے دیکھا مگر پھر بھی اندھا تعصب اور عداوت جو انہیں ورثہ میں اس الٰہی جماعت کے خلاف ملی ہے۔ انہیں چین نہیں لینے دیتا۔ اور ہر بار ان کی سوچ یہی ہوتی ہے کہ اب کی بار ہمارا حربہ ضرور کامیاب ہوگا۔ اور یہ جماعت صفحہ ہستی سے مٹ جائے گی لیکن ہر بار مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ کا نظارہ اپنے پورے جلوہ کے ساتھ ان کی سب سکیموں پر پانی پھیر دیتا ہے۔ اور وہ اپنا سا منہ لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ اپنی منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں رہتی ہے۔

۱۹۵۳ء کے فسادات جن میں مسلمانوں کے تمام فرقے اس چھوٹی سی جماعت کے خلاف متحد ہو گئے تھے۔ پھر ۱۹۷۴ء کی ایجی ٹیشن جس میں مخالفین احمدیت نے اجتماعی رنگ میں اسے مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔ اور وہ تمام ہتھکنڈے استعمال کئے جو الٰہی جماعتوں کے خلاف استعمال ہوتے چلے آئے ہیں۔ اس کا نتیجہ سوائے اس کے کیا نکلا۔ کہ جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مزید ترقیات اور کامیابیاں نصیب ہوئیں اور مخالفین اپنے تمام منصوبوں اور سکیموں میں ناکام اور بے نیل و مرام رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کس شان کے ساتھ پورا ہوا۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ

(تذکرہ صفحہ ۷۵)

یعنی مخالف یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک قومی جماعت ہیں اور متحدہ گروہ ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی۔ اور شکست کھاتے ہوئے پیٹھ پھیر لیں گے اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں۔ کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے دل ان نشانوں پر یقین رکھتے اور جماعت احمدیہ کا ان کے منصوبوں سے بچ جانا واقعی ایک معجزہ ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الہامی اشعار نے آپ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ جن میں خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان اشعار کے بارے میں تحریر فرمایا:

"(ایک زبردست الہام اور کشف) آج ۲ جون ۱۹۰۶ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر دو بجے کے وقت مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا دکھلایا گیا۔ اس کی آخری سطر میں لکھا تھا۔ "اقبال" میں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا۔ یعنی انجام باقبال ہے پھر ساتھ ہی الہام ہوا۔

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

اس کے یہ معنے مجھے سمجھائے گئے۔ کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائیں گے جن سے کافر کہنے والے جو مجھے کافر کہتے تھے الزام میں پھنس جائیں گے اور خوب پکڑے جائیں گے۔ اور کوئی گریز کی جگہ ان کے لئے باقی نہ رہے گی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے۔

اس کے بعد ۳ جون ۱۹۰۶ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا۔

کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت ایسی پوری ہو گئی۔ کہ ان کے لئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی۔ یہ آئندہ زمانہ کی خبر ہے۔ کہ عنقریب ایسا ہو گا۔ اور کوئی ایسی حجتی ہوئی دلیل ظاہر ہو جائے گی کہ فیصلہ کر دے گی۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۲۷)

اہل بصیرت اور شعور رکھنے والے انسانوں کے لئے یہ کیسے زبردست نشان خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں ظاہر فرما رہا ہے۔ اور ان پر حجت تمام کر رہا ہے۔ تاکہ بعد میں انہیں کوئی جائے قرار نہ ہو۔ کاش وہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور مسیح محمدی کے دامن سے وابستہ ہو کر اس جہاد میں شریک ہو جائیں جو اسلام کی سربلندی اور حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم کو ساری دنیا میں لہرانے کے لئے اس وقت دنیا کے ہر خطہ اور ہر ملک میں جاری ہے۔

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین میں تبلیغِ اسلام

• قرطبہ میں نئے مشن کا قیام • انفرادی ملاقاتیں
• تقسیم لٹریچر • تبلیغی دورے

مکرم مولوی عبد الستار خان صاحب شاہد مبلغ مقیم سپین

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک دورِ خلافت میں سپین میں احمدیہ مسلم مشن قائم ہوا۔ اور ابتداء ہی سے مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر بطور مبلغ انچارج فریضہ تبلیغ بجا لانے میں مصروف ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۷۲ء میں مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم کو دوسرے مشنری کے طور پر سپین بھیجا۔ ۱۹۷۶ء میں ان کی واپسی پر خاکسار یہاں پہنچا۔ اگست ۱۹۷۶ء سے مارچ ۱۹۷۹ء تک مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کے ساتھ مل کر میڈرڈ و اردگرد کے علاقہ میں پیغام اسلام پہنچایا۔

قرطبہ میں مشن کا قیام

اللہ تعالےٰ کے حضور بکثرت دعائیں کرنے کے بعد مارچ ۱۹۷۹ء میں قرطبہ میں بھی مشن کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ۶ مارچ ۱۹۷۹ء کو مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ انچارج کی قیادت میں خاکسار۔ مکرم رشید احمد صاحب زاہد، مکرم طارق احمد صاحب بھٹی و مکرم احسان الٰہی صاحب قمر (ابن مولوی صاحب) پر مشتمل مختصر قافلہ میڈرڈ سے بذریعہ کار قرطبہ کے لئے روانہ ہوا۔ قرطبہ و میڈرڈ کا فاصلہ قریباً ۶ صد کلومیٹر ہے۔ روانگی سے قبل پُرسوز اجتماعی دعا کی گئی۔ اس موقعہ پر ہمارے سپینش احمدی بھائی عبد الرحمن صاحب کلنتے و مکرم ملک عابد ربانی صاحب بھی موجود تھے جو اپنی کار میں کافی دور تک قافلہ کو الوداع کرنے کے لئے آئے۔

ہم اسی روز قرطبہ پہنچے۔ یہاں تین دن قیام کیا۔ اور مشن کے لئے مناسب جگہ تلاش کرنے کے علاوہ فریضہ تبلیغ بھی ادا کیا گیا۔

میئر صاحب سے ملاقات

قرطبہ شہر جس کی آبادی تین لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہاں کے میئر صاحب کو پیغام اسلام پہنچانے کے لئے مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر و خاکسار گئے۔ میئر صاحب موصوف کو زبانی احمدیت کا پیغام پہنچانے کے علاوہ سلسلہ کی کتب بھی برائے مطالعہ دی گئیں۔

شہر کے محکمہ تعمیرات و آبادی کے افسر و دیگر سرکردہ افراد کو بھی ملاقاتیں کر کے اسلام کا پیغام پہنچانے و لٹریچر دینے کا موقعہ ملا۔

قرطبہ کی عظیم جامع مسجد جس کی بنیاد ۷۸۵ء میں عبد الرحمن الاول نے رکھی اور موجودہ دنیا میں سب سے بڑی مسقف اور ستونوں والی خوبصورت مسجد ہے۔ اس کے محراب میں مکرم مولانا ظفر صاحب نے اذان دی اور کلمات اذان کا انگلش و سپینش ترجمہ بھی کیا۔ سینکڑوں سیاح جو اس وقت مسجد میں موجود تھے۔ انہوں نے بڑی دلچسپی و غور سے اذان اور اس کا ترجمہ سنا۔ بعض سیاحوں کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

مسجد کے صحن میں بھی کئی افراد سے مولوی ظفر صاحب کی تبلیغی گفتگو ہوئی اور متعدد لوگوں کو لٹریچر دیا گیا۔

مکرم طارق صاحب بھٹی و مکرم قمر صاحب نے بھی مسجد کے اندر اذانیں دے کر خدا کا نام بلند کیا۔ مسجد کے صحن والے حصہ میں بلند و بالا عظیم مینار ہے۔ جس پر آج کل گرجا گھر کے گھنٹے نصب ہیں۔ خاکسار نے اس مینار کی چوٹی پر باآوازِ بلند اذان کے کلمات دوہرائے جو دور دور تک سنائی دیئے گئے۔

قرطبہ میں تین چار روز قیام کے دوران بیسیوں افراد، طلباء اور علم دوست حضرات کو اسلام کا زندگی بخش پیغام پہنچانے اور بکثرت لٹریچر تقسیم کرنے کے بعد قافلہ کے افراد برائے تبلیغ غرناطہ روانہ ہوئے۔

غرناطہ و قرطبہ کا فاصلہ قریباً پونے دوصد کلومیٹر ہے۔ راستہ میں کئی دیہات میں رک کر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور لوگوں کو بتایا کہ جس مسیح کا تم انتظار کر رہے ہو وہ بفضل اللہ تعالیٰ قادیان (انڈیا) کی مقدس بستی میں آچکا ہے۔

غرناطہ پہنچ کر یہاں کے عظیم الشان و خوبصورت محل "الحمراء" کے باغ میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے اذانیں دی گئیں۔ مکرم مبلغ صاحب انچارج نے خطبہ دیا اور نماز جمعہ و عصر پڑھائی۔ بیسیوں غیر مسلم حضرات حیرت و استعجاب سے ہمیں نمازیں پڑھتے دیکھتے رہے۔ نماز کے بعد بیشتر افراد سپینش و غیر ملکی لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور زبانی بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔

اسی روز شام کو غرناطہ سے ۳۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں رات بسر کی گئی۔ اس گاؤں میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا اور لوگوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

دوسرے روز اس گاؤں سے واپسی پر دوبارہ غرناطہ پہنچے۔ یہاں پھر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ غرناطہ یونیورسٹی کے متعدد طلباء کو بھی لٹریچر دیا گیا۔ بعدہ قافلہ ایک اور صوبہ "[illegible]" پہنچا یہاں سے خاکسار کے علاوہ قافلہ کے باقی افراد مکرم امیر صاحب کے ہمراہ میڈرڈ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور خاکسار اس شہر میں لٹریچر تقسیم کرنے کے بعد رات کی گاڑی پر قرطبہ پہنچا۔ قرطبہ میں بفضل اللہ روزانہ لٹریچر تقسیم کیا جاتا۔ اور کئی زیر تبلیغ افراد کو پیغام اسلام پہنچایا جاتا رہا۔ ایک مرتبہ ایک بہائی مشنری نے خاکسار کو اپنے سنٹر بلایا۔ وہاں ۱۲۲ افراد کو خاکسار نے "قرآن دائمی شریعت ہے" کے دلائل دیئے اور اسلام کی برکات و کاملیت بیان کی۔

بعض پادری صاحبان سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اور خدا کے فضل سے اسلام کے روشن و محکم دلائل کا کوئی پادری جواب نہ دے سکا۔

متفرق دورہ جات

غرناطہ اور خائن (Jaen) کے سفر کے علاوہ خاکسار نے قرطبہ شہر کے اردگرد مندرجہ ذیل قصبات کے بھی تبلیغی دورے کئے۔

۱۔ المدوّر۔ قرطبہ سے کلومیٹر کے فاصلہ پر دریا کے کنارے خوبصورت گاؤں ہے۔ خاکسار یہاں تبلیغ کے لئے گیا۔ متعدد افراد سے تبلیغی گفتگو ہوئی اور لٹریچر دیا گیا۔

۲۔ Montila یہاں کے دو سکولوں کے اساتذہ میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک سیکنڈری سکول کے ڈائریکٹر سے ملاقات کر کے اسلام کا پیغام پہنچایا اور کتب سلسلہ دیں۔

۳۔ "ESPFJO" اس گاؤں کے میئر صاحب سے ان کے دفتر میں [illegible] منٹ تک تبلیغی گفتگو کی۔ اور "لائف آف محمد" اور دیگر کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ میونسپل کمیٹی کے علاوہ گاؤں کے متعدد افراد کو اسلام و احمدیت کا لٹریچر دیا۔

۴۔ EL CARPIO۔ اس گاؤں نیز اس کے گردونواح میں واقع اور دیہات میں بھی برائے تبلیغ گیا۔ اسی طرح بعض دیگر قصبات Pedro Abad، Posanda اور Castro وغیرہ میں بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ ان قصبات کے دکانداروں، طلباء و کئی افراد سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ بعض قصبات کے بعض پادری صاحبان سے بھی گفتگو کا موقعہ ملا۔

ایک گاؤں کے لوگ ایک ہال میں جمع تھے انہیں لٹریچر دیا اور بتایا کہ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ اور اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ہے۔

آخر میں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جلد اہل اندلس کو اسلام اور احمدیت کے نور سے منور فرمائے۔ اور سرزمین اندلس ایک دفعہ پھر غلامان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھر جائے۔ آمین

درخواست دعا

میرا بیٹا عمران عاصم (عمر قریباً ۲ ماہ) پیدائش کے دن سے ہی بیمار چلا آرہا ہے۔ ملتان میں سی ایم ایچ میں بھی علاج کرایا گیا۔ مگر مستقل افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محمد منظور گوندل برمکان
سردار رحمت اللہ صاحب مرحوم دار الرحمت شرقی۔ ربوہ

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری پابندی کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ قائد عمومی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۷۰ سال پہلے —— ۱۵؍جولائی ۱۹۰۹ء

انقلاب ایران سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوگئی

شاہِ ایران محمد علی مرزا اپنے حرم سمیت روسی سفارت خانے میں پناہ گزین ہوگیا

خدا تعالیٰ کے پاک بندوں کی شناخت کا ایک اہم ذریعہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو مستقبل میں ہونے والے واقعات کی قبل از وقت اطلاع دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں خدا کے فرستادوں کی پہچان ہی یہ بتائی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

(آل عمران ۱۸)

ترجمہ:۔ اور اللہ تمہیں غیب پر ہرگز آگاہ نہیں کرسکتا تھا۔ ہاں! اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔

پھر فرماتا ہے:۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

(الجن ۲۸)

ترجمہ:۔ غیب کا جاننے والا وہی ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا۔ سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کے لئے پسند کرلیتا ہے۔

چنانچہ خدائے عزّوجلّ نے اپنے فرستادہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو ۱۵؍جنوری ۱۹۰۶ء کو الہام نازل فرمایا کہ

تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

یعنی شہنشاہ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا

تاریخ احمدیت کے مؤلف مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اس الہام کے پورا ہونے کے واقعات جلد نمبر سوئم صفحہ ۲۵۹ پر اکٹھے کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور سلسلہ کی مزید خدمات کی توفیق دے آمین

تاریخ احمدیت میں درج ہے کہ جب یہ الہام ہوا شاہ مظفر الدین شاہ (۱۸۵۳ء - ۱۹۰۷ء) کی حالت بالکل محفوظ تھی کیونکہ وہ ۱۹۰۵ء میں عوامی مطالبات قبول کرکے پارلیمنٹ کے قیام کا اعلان کرچکے تھے اور ایران بھر میں خوشیاں منائی جارہی تھیں کہ شاہ نے کسی قسم کی خونریزی کے بغیر ملک کو حقوقِ نیابت عطا کردیئے ہیں۔ باقی دنیا بھی اس نئے تجربے پر جو جاپان کو چھوڑ کر باقی ایشیائی ملکوں کے لئے بالکل نیا تھا شوق و امید کی نظریں لگائے بیٹھی تھی۔ ایران اپنی نئی آزادی پر اور شاہ مظفر الدین اپنی مقبولیت پر خوش ہورہے تھے کہ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں قومی اسمبلی کا افتتاح ہوا۔ شاہ اس کے چند ماہ بعد ۸؍جنوری ۱۹۰۷ء کو رحلت کرگئے اور مرزا محمد علی تخت نشین ہوئے۔ محمد علی مرزا نے تخت پر بیٹھتے ہی مجلس (پارلیمنٹ) کے استحکام اور نیابتی حکومت کے دوام کا اعلان کیا۔

پارلیمنٹ ختم کردی گئی

لیکن چند دن بعد ہی ایران میں فتنہ و فساد کے آثار نظر آنے لگے اور بادشاہ نے طہران چھوڑنے کا ارادہ کرلیا۔ اس تغیر مکانی کے وقت بادشاہ کی محافظ فوج اور قوم پرستوں کے درمیان اختلاف ہوگیا جس پر بادشاہ نے پارلیمنٹ موقوف کردی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جمہوریت کے دلدادوں نے حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور خانہ جنگی شروع کردی۔ بادشاہ نے خزانہ اور اسباب روس میں بھیجنا شروع کردیا اور پورا زور لگایا کہ بغاوت فرو ہوجائے مگر یہ ملکی فساد اور بڑھتا گیا۔ جنوری ۱۹۰۹ء میں اصفہان کے علاقہ میں بھی بغاوت پھوٹ پڑی اور بختیاری سردار بھی قوم پرستوں کے ساتھ مل گئے اور شاہی افواج کو سخت شکست ہوئی۔ بادشاہ نے مجبوراً حکومت نیابتی کی حفاظت کا عہد کیا اور بار بار اعلان کئے کہ وہ استبدادی حکومت کو ہرگز قائم نہیں کرے گا۔ مگر خدا کے وعدے کب ٹل سکتے تھے۔ ایوانِ کسریٰ میں گھبراہٹ بڑھتی گئی حتیٰ کہ بادشاہ کی محافظ فوج بھی بادشاہ کو چھوڑ کر خود باغیوں سے مل گئی اور بادشاہ کو اپنے حرم سمیت آج سے ٹھیک ستر سال پہلے یعنی ۱۵؍جولائی ۱۹۰۹ء کو روسی سفارت خانے میں پناہ گزین ہونا پڑا۔ اس طرح ٹھیک ساڑھے تین سال کے بعد خدا کے پاک مسیح کا الہام "تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد" نہایت واضح طور پر اور شان و شوکت سے پورا ہوا۔ اور جس وقت یہ الہام شائع کیا گیا اس وقت بظاہر اس الہام کے پورا ہونے کی کوئی صورت نہیں تھی۔

"صحیح تاریخ ایک عمدہ معلم ہے۔"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ایرانی حکومت نہایت سکون کے ساتھ امن و امان سے چل رہی تھی۔ مگر نوشتوں کا لکھا آخر کار پورا ہوکر رہا اور خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر نے اپنے پیارے مسیح کی سچائی ایک دفعہ پھر پوری شان سے پوری کردی۔ کیونکہ اس نے اپنے پاک بندے کو بڑی تحدی کے ساتھ یہ یقین دلایا تھا کہ:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔"

مرتبہ
یوسف سہیل شوق
ربوہ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی نہ کرنیوالوں کو انتباہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵؍اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۵؍اکتوبر ۱۹۶۸ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"سچی بات یہی ہے کہ تمہیں ہر آن، ہر لمحہ اور ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے۔ تم اس نکتہ کو سمجھو گے نہیں تو اللہ تعالیٰ تم سے برکتیں چھین لے گا۔ لیکن اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسی جماعت عطا کرے گا کہ جن کے اموال میں وہ برکت ڈالے گا، اور جن کے نفوس میں بھی وہ برکت ڈالے گا اور جن کے وجود میں بھی برکت ڈالے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ جن گھروں میں وہ رہ رہے ہوں گے ان کو بابرکت کیا جائے گا، جن چیزوں کو وہ ہاتھ لگائیں گے وہ بھی بابرکت ہوجائیں گے۔ یہ وعدے پورے ہونے ہیں۔ لیکن اگر انتہائی قربانیوں کے نتیجہ میں تم ان وعدوں اور ان بشارتوں کے حقدار نہیں ہوگے تو يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وہ کچھ اور لوگ لے آئے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائیں گے اور لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ وہ قربانیوں میں تمہاری طرح سُست اور نکمے اور بخیل نہیں ہوں گے بلکہ وہ حقائق کو سمجھیں گے اور خدا کی راہ میں قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔"

پس احبابِ کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں پہلے سے کہیں بڑھ کر قربانیاں پیش فرمائیں۔

وکیل المال اول
تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وجود کا ثبوت دیں!

اِس سے زیادہ ہمارے لئے اور کیا خوش بختی ہو سکتی ہے کہ ہمارے سب سے پیارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے احیاء اور سربلندی کے ایام ہمیں نصیب ہوئے ہیں ـــ ایں سعادت بزورِ بازو نیست ـــ لہذا شکر گزاری کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارا خدمت کرنے کا انداز ایک جنون کا سا رنگ اختیار کرے۔ سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

"کام کرنے والی جماعت تو جس جگہ موجود ہو وہاں اس کا وجود خود بخود نمایاں ہونا شروع ہو جاتا ہے اور وہ کسی کو بتائے یا نہ بتائے ہر شخص کو محسوس ہونے لگ جاتا ہے کہ یہاں کوئی زندہ اور کام کرنے والی جماعت موجود ہے۔"

لہذا میرے نزدیک انصار اللہ کے لئے موجودہ مالی سال کو گزشتہ مالی سالوں کے مقابلہ میں نمایاں حیثیت دینا ہرگز کوئی غیر معمولی قدم نہیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے برادر نسبتی چوہدری منور احمد صاحب ولد میاں محمد وریام صاحب مرحوم العمران منزل دار الصدر شمالی ربوہ مورخہ ۲ر جولائی ۱۹۷۹ء بروز سوموار حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ اسی روز قبل از نمازِ مغرب عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ پریذیڈنٹ محلہ نے دعا فرمائی۔

مرحوم بہت مخلص، صاف گو، ہمدرد اور مونس و غمخوار اور مہمان نواز تھے۔ اکثر خداوند کریم کے ذکر اور اس کی نعمتوں کے حصول پر اشکبار ہو جاتے۔ احمدیت کی صداقت اور دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جان و دل سے اقرار کرتے اور یہ جذبہ فدائیت کی حد تک آپ کے رگ و ریشہ میں رچا ہوا تھا۔ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ مکمل وابستگی اور وفاداری اپنے عمل سے ظاہر کرتے۔

خاکسار کے ساتھ مرحوم مغفور کی وابستگی عجیب رنگ لئے ہوئے تھی۔ قریبی تعلق کے علاوہ وہ ایک بے تکلف دوست تھے اور اس تعلق کو کبھی ٹھیس نہ پہنچائی۔ محبت اور ہمدردی کے پیکر تھے۔ کسی دکھ اور بیماری میں اُس وقت تک پیچھے نہ ہٹتے جب تک کہ مکمل شفایابی نہ ہو جاتی۔ خدمت کا یہ عالم تھا کہ جب گھر جانا ہوتا تو فوراً اھلاً و سھلاً و مرحباً جیسے پیارے الفاظ سے استقبال کرتے۔ عبادت میں حد درجہ شغف تھا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ ساری اولاد غیر شادی شدہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(عبد الرزاق ایم۔ اے۔ فوجی کاٹن ملز حسن ابدال)

۲۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب آف فیروز والہ کے خسر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب۔ ۳ر جون ۱۹۷۹ء کو چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا میں بعمر قریباً ۸۰ برس وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ پنجوقتہ باجماعت نمازوں کے پابند ہونے کے علاوہ تہجد گزار بھی تھے۔ سخت بیماری کی حالت میں بھی نماز نہ چھوڑی۔ ہر قسم کا چندہ باقاعدگی سے دیتے۔ تحریک جدید کے ابتدائی مجاہدین میں سے تھے۔ دوسروں کی بھلائی کے لئے اکثر خود کو تکلیف میں ڈال لیتے۔ بہت دعا گو درویش صفت ر؟

خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے!

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد ایسا نہ رہے نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو۔"

خدام الاحمدیہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدّنظر رکھیں۔ خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ ناظرہ بھی پڑھائیں، ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں اور کام اس طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشاء پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم با ترجمہ نہ جانتا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

مرکزی سالانہ امتحانات برائے خدام و اطفال کے حل شدہ پرچہ جات فوری طور پر واپس مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۴/۱ بزرگ تھے۔ ان کی تربیت اور دعاؤں کا اچھا اثر خاکسار نے اُن کے نواسوں تک محسوس کیا ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ۳ صاحبزادے اور ۶ صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ جملہ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(فضل احمد شاہد مربی سلسلہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ میری والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ سیّد ناظر حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سکنہ کالو والی سیّداں خورد حال ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ ۲۲/۶/۷۹ بروز جمعہ ساڑھے نو بجے صبح وفات پاکر اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت سعید فطرت، نیک اور پانچ وقت کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنے والی، تہجد گزار اور ہر وقت تسبیح و تحمید کرنے والی خاتون تھیں۔

مرحومہ نے لاہور میں وفات پائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے جنازہ اُسی دن انکے فرزند اکبر سیّد محمود احمد شاہ انجنیئر پی۔ آئی۔ اے، ربوہ برائے تدفین لائے اور دوسرے دن مورخہ ۲۳/۶/۷۹ کو صبح ۱۰ بجے بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

مرحومہ کے لواحقین میں ۳ بیٹے بیٹیاں ہیں (۱) سیّد محمود احمد شاہ صاحب پی۔ آئی۔ اے انجنیئر (۲) سیّد مسعود احمد شاہ مقیم شیفیلڈ انگلینڈ اور (۳) سیّد نصیر احمد شاہ صاحب حال ڈنمارک۔ اور ایک بیٹی عاجزہ سیّدہ محمودہ بیگم زوجہ سیّد ولی اللہ شاہ صاحب نیروبی ہاؤس گولبازار ربوہ شامل ہے

تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو اور جو محرومی دعاؤں کی مرحومہ کی وفات کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اس کو خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دُور فرمائے اور مرحومہ کو جنتِ فردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے آمین۔

(سیّدہ محمودہ بیگم زوجہ سیّد ولی اللہ شاہ صاحب نیروبی ہاؤس گولبازار ربوہ)

قائدین اضلاع! اجتماع خدام و اطفال ۱۹ر تا ۲۱ر اکتوبر میں تمام مجالس کی نمائندگی کے لئے کوشش فرماویں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۷۲

میں نذیر بیگم بنت مولوی محمد رمضان صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

نقد ۱۱۸۳/۵۷

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ نذیر بیگم
گواہ شد احمد الدین
۲۰۳۔ بی پیپلز کالونی فیصل آباد
گواہ شد ڈاکٹر طفیل احمد ڈار
387/A پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۴۱۷۳

میں محمد ابراہیم ولد حسین بخش صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۷۹ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ایک مکان واقع بدوملہی مالیت ۱۸۰۰۰/- روپے۔ (۱/۲ حصہ کا مالک ہوں)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد محمد ابراہیم
گواہ شد عبدالعزیز ولد عمر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ بدوملہی۔
گواہ شد رفیع الدین بٹ
وصیت نمبر ۹۹۱۳۔

مسل نمبر ۲۴۱۷۴

میں زینت بیگم زوجہ حکیم مقصود احمد صاحب قوم چوہان راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن مظفر پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر ۲۵۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ زینت بیگم۔
گواہ شد حکیم مقصود احمد
وصیت نمبر ۲۲۰۸۹۔
گواہ شد نصر اللہ ناصر ایم۔اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۴۱۷۵

میں ظہیرہ شوکت زوجہ چوہدری شوکت امین صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی ساکن ۴۷/۲-B ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۹۰۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی ۴۳ گرام ۵,۶۷۰/- روپے۔
۳۔ کلائی کی گھڑی ۴۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ ظہیرہ شوکت
۴۷/۲-B-A نواز کورٹ۔ فیڈرل بی ایریا کراچی۔
گواہ شد صغیر احمد حبیب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد چوہدری شوکت امین
(خاوند موصیہ)

اعلان بابت مصباح

خریداران، ایجنٹ صاحبان و لجنات مطلع رہیں کہ ماہنامہ مصباح کے پبلشر محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم تھے۔ آپ ماہ اپریل میں وفات پا چکے ہیں اس وجہ سے فی الحال رسالہ کی اشاعت بند ہے اور نئے پبلشر کے تقرر کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ نئی تقرری کے بعد حسب سابق ماہنامہ کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔
(مینیجر رسالہ مصباح ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کیلئے دے

سیرالیون میں احمدیہ ڈینٹل کلینک کے قیام کے امکانات کا جائزہ

گیمبیا سے نصرت جہاں ڈینٹل کلینک کے ڈاکٹر داؤد احمد طاہر کی آمد

ڈاکٹر داؤد احمد طاہر جو کہ گیمبیا کے شہر بانجل میں نصرت جہاں ڈینٹل کلینک چلا رہے ہیں، ۷ر جون ۱۹۷۹ء کو سیرالیون تشریف لائے۔ انہوں نے سیرالیون کی جماعت کے ہمراہ ایک ہفتہ گزارا اور جماعت کی طبی ضروریات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ان کے ہمراہ ان کے اہلِ خانہ بھی تھے۔

جمعہ ۸ر جون کو نماز جمعہ کے بعد ان کا تعارف ۵۔ گوری سٹریٹ میں جماعت کے احباب سے کروایا گیا۔ ۱۲ر جون کو انہوں نے ہمارے کلینک واقع مسنگی کا معائنہ کیا۔ ۱۴ر جون کو وہ "بو" تشریف لے گئے جہاں پر احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل مسٹر بی۔ اے اختر نے ان کو سکول کا دورہ کروایا۔

سیرالیون میں قیام کے دوران انہوں نے نیشنل پریذیڈنٹ پی بی۔ وی۔ وی کالون اور جناب الحاج ایم۔ کے بونگے جنرل سیکرٹری سے بات چیت کی اور ان سے سیرالیون میں ڈینٹل کلینک کھولے جانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اجازت حاصل کرنے کی درخواست کئے جانے کے بارے میں گفتگو کی۔ ڈاکٹر طاہر صاحب نے سیرالیون کی جماعت کے احباب و خواتین کے جذبۂ خیر سگالی اور محبت کی تعریف کی۔ ازاں بعد وہ ۱۶ر جون کو بانجل واپس روانہ ہو گئے۔

(بحوالہ "نیوز اینڈ ویوز" احمدیہ مسلم مشن سیرالیون۔ مغربی افریقہ)

جمہوریہ بینن کا دوسرا جلسہ سالانہ

۸-۹ ستمبر کو پورٹو نوو میں منعقد ہوگا

افریقی جمہوریہ بینن کا دوسرا سالانہ جلسہ ۸-۹ ستمبر ۱۹۷۹ء کو احمدیہ مسلم مشن بینن کے زیر اہتمام پورٹو نوو میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ

نائیجیریا سے شائع ہونے والے احمدیہ مسلم مشن کے ترجمان ہفت روزہ انگریزی رسالے "ٹروتھ" نے احبابِ جماعت نائیجیریا کو تحریک کی ہے کہ وہ اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اسے زبردست کامیابی سے ہمکنار کرنے میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں۔

نائیجیریا مشن کے جو احباب اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ انٹرنیشنل پاسپورٹ حاصل کریں۔ ٹیکے لگوانے کی ضروریات پوری کریں اور تین سال کا ٹیکس ادا کرنے کی رسیدات حاصل کریں۔ جلسہ سالانہ بینن میں شرکت کرنے والے احباب سے احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا سے رابطہ قائم کرنے کو کہا گیا ہے۔

اوگن ریڈیو سے احمدیہ مسلم مشن الارو کا پروگرام

"وائس آف اسلام" نائیجیریا میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے

نائیجیریا کی ریاست اوگن کے ریڈیو سے ہر جمعہ کو شام ساڑھے آٹھ بجے سے نو بجے کے درمیان "وائس آف اسلام" (اسلام کی آواز) کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ یہ پروگرام احمدیہ مسلم مشن الارو کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔ اور یہ پروگرام مسلمانوں اور غیر مسلموں میں یکساں تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔

(ہفت روزہ "ٹروتھ" نائیجیریا۔ ۸ر جون ۱۹۷۹ء)

بائیسواں (۲۲) مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے تمام مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ انصار اللہ کا بائیسواں (۲۲) مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ر اخاء/اکتوبر ۱۳۵۸ ہش ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔

تمام انصار سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ ناظمین ضلع خصوصی مہم چلائیں کہ ان کے ضلع کی کوئی مجلس نمائندگی سے محروم نہ رہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم حافظ برہان محمد نے جامعہ کے درجہ ثانیہ میں اور بچی عزیزہ طاہرہ بشریٰ نے میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ایک بیٹی عزیزہ عابدہ نسرین نے امسال ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزان کی مزید کامیابیوں اور انہیں دینی اور دنیاوی ترقیات ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار۔ فتح محمد خان۔ دار النصر غربی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ چند روز سے علیل ہیں نیز مکرم ظفر احمد صاحب باجوہ ابن محترم چوہدری محمد شفیع صاحب باجوہ چک 7/F ضلع بہاولنگر پیٹ درد اور پیچش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ہر دو بیماروں کی عاجل و کامل صحت کے لئے بھی دعا سے ممنون فرماویں۔ (خاکسار نذیر احمد خادم قائد خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر چک ۱۸۲/۷ر)

۳۔ محترمہ عظمیٰ نورین صاحبہ بنت مکرم محمد عالم صاحب فورمین گھنڈیاں میٹرک کے امتحان میں وظیفہ ملنے کی خوشی میں یکصد (۱۰۰) روپیہ برائے تعمیر مساجد ارسال کرتے ہوئے قارئین الفضل سے ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کی کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

منہ چھپا لیتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو یہ تسلی دیتا ہے کہ ماں تو پھر دور رہے ہم تو انسان کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اس لئے ہمارے دامن کو تھام کر مراد مانگ اور کبھی امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑ۔ کیونکہ جو شخص مضطر ہو کر ہمارے پاس آتا ہے ہم اس کو کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹاتے۔

تبدیلی نام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں نے اپنا نام مبارکہ بیگم سے تبدیل کر کے "مبارکہ بیگم مرزا" رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے مبارکہ بیگم مرزا کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

خاکسارہ مبارکہ بیگم مرزا
اہلیہ مرزا واحد حسین مرحوم
مکان نمبر ۲ دار الصدر غربی الف ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸
فون رہائش ۴۰۵